



## ضمیمہ 7a: کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں: وہ ازدواجی بندھن جو خدا قبول کرتا ہے

یہ صفحہ اُن ازدواجی بندھنوں کی سلسلہ وار تحریروں کا حصہ ہے جنہیں خدا قبول کرتا ہے، اور اس کی ترتیب یہ ہے:

1. ضمیمہ 7a: کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں: وہ ازدواجی بندھن جو خدا قبول کرتا ہے (موجودہ صفحہ)۔
2. ضمیمہ 7b: طلاق نامہ – حقائق اور غلط فہمیاں
3. ضمیمہ 7c: مرقس ۱۰:۱۱-۱۲ اور زنا میں جھوٹی مساوات
4. ضمیمہ 7d: سوال و جواب – کنواریاں، بیوہ عورتیں اور طلاق یافتہ عورتیں

### تخلیق میں شادی کی ابتدا

یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ پہلا نکاح اُس وقت ہوا جب خالق نے پہلے انسان، یعنی ایک مرد [זָכָר (zākhār)] کے لیے ایک عورت [נְקִיבָה (neqēvāh)] اُس کی رفاقت کے لیے پیدا کی۔ نر اور مادہ – یہ وہ اصطلاحیں ہیں جو خود خالق نے جانوروں اور انسانوں دونوں کے لیے استعمال کیں (پیدائش ۱:۲۷)۔ پیدائش کے بیان کے مطابق، یہ مرد جو خدا کی صورت اور شبیہ پر بنایا گیا تھا، نے دیکھا کہ زمین کے دوسرے مخلوقات میں سے کسی مادہ کی شکل اُس سے مشابہ نہ تھی؛ کوئی اسے نہ بھاتی تھی، اور وہ رفیق چاہتا تھا۔ اصل عبرانی میں یہ تعبیر [עֵזֶר כְּנֶגְדוֹ (ēzer kenegdô)] آئی ہے جس کا مطلب ہے “ایک مناسب مددگار”۔ تب خداوند نے آدم کی حاجت دیکھی اور اُس کے لیے اُس کے بدن کا مؤنث روپ پیدا کرنے کا ارادہ کیا: “آدمی کا اکیلا رہنا اچھا نہیں؛ میں اس کے لیے اُس کے موافق ایک مددگار بناؤں گا” (پیدائش ۲:۱۸)۔ پھر حوا آدم کے بدن سے بنائی گئی۔

## بائبل کے مطابق پہلا ازدواجی بندھن

یوں روحوں کا پہلا بندھن قائم ہوا: بغیر تقریب، بغیر عہد و پیمان، بغیر گواہوں، بغیر ضیافت، بغیر اندراج، اور بغیر کسی مقررہ مُجَرّی کے۔ خدا نے بس عورت کو مرد کے حوالے کیا، اور اُس نے یوں اظہار کیا: ”اب یہ میری بہڈیوں میں سے بہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے؛ اس کا نام عورت ہو گا کیونکہ یہ مرد سے لی گئی ہے“ (پیدائش ۲:۲۳)۔ اس کے فوراً بعد ہم پڑھتے ہیں کہ آدم نے حوا کے ساتھ قربت کی [yāda' ) vT! – پہچاننا/قربت کرنا] اور وہ حاملہ ہوئی۔ یہی تعبیر ”پہچاننا/قربت کرنا“ بعد میں قائن اور اس کی بیوی کے اتحاد کے ساتھ، حمل کے سیاق میں، دوبارہ آتی ہے (پیدائش ۴:۱۷)۔ بائبل میں بیان کردہ تمام ازدواجی بندھن بنیادی طور پر اسی پر مشتمل ہیں کہ ایک مرد کسی کنواری (یا بیوہ) کو اپنے لیے لیتا ہے اور اُس سے قربت کرتا ہے – اور عموماً ”پہچاننا“ یا ”اس کے پاس جانا“ جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں – جو اس بات کی تصدیق ہے کہ بندھن واقع ہو گیا۔ کسی بھی بائبل بیان میں یہ نہیں آتا کہ کوئی مذہبی یا شہری تقریب بندھن کے لیے لازمی تھی۔

## خدا کی نظر میں شادی کب وقوع پذیر ہوتی ہے؟

اصل سوال یہ ہے: خدا کس لمحے کو شادی کے وقوع کا لمحہ سمجھتا ہے؟ تین ممکنہ آراء پیش کی جاتی ہیں – ایک بائبل اور درست، اور دو انسانی اختراع اور باطل۔

### 1. بائبل رائے

خدا ایک مرد اور عورت کو اُس وقت شوہر اور بیوی سمجھتا ہے جب کنواری عورت پہلی بار اُس سے باہمی رضامندی سے قربت کرتی ہے۔ اگر عورت پہلے کسی اور مرد کے ساتھ رہ چکی ہو تو نیا بندھن صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب پہلا مرد وفات پا چکا ہو۔

### 2. باطل نسبی (Relativist) رائے

خدا اُس وقت اتحاد مانتا ہے جب جوڑا خود فیصلہ کرے۔ یعنی مرد یا عورت چاہیں تو اپنی مرضی کے مطابق جتنے بھی جنسی شریک رکھیں، مگر جس دن وہ طے کریں کہ اب تعلق ”سنجیدہ“ ہو گیا – مثلاً ساتھ رہنے لگیں – تو خدا انہیں ”ایک جسم“ مان لے گا۔ اس صورت میں یہ مخلوق ہے نہ کہ خالق جو طے کرتی ہے کہ کب ایک مرد کی روح ایک عورت کی روح کے ساتھ جڑتی ہے۔ اس رائے کی ادنیٰ سی بائبل بنیاد بھی موجود نہیں۔

### 3. سب سے عام باطل رائے

خدا صرف اُس وقت بندھن کو معتبر سمجھتا ہے جب ایک تقریب منعقد ہو۔ یہ رائے حقیقتاً دوسری رائے سے زیادہ مختلف نہیں، سوائے اس کے کہ اس میں ایک تیسرا انسان شامل کر دیا جاتا ہے – مثلاً مجسٹریٹ، رجسٹری

افسر، پادری، قس، وغیرہ۔ یہاں بھی جوڑا ماضی میں متعدد جنسی شرکا رکھ چکا ہو سکتا ہے، مگر اب فقط ایک “پیشوا” کے روبرو کھڑے ہونے سے گویا خدا دونوں روحوں کو متحد مان لیتا ہے۔

## شادی کی ضیافتوں میں تقریبات کی عدم موجودگی

نوٹ کریں کہ بائبل چار شادی کی ضیافتوں کا ذکر کرتی ہے، لیکن کسی بھی بیان میں بندھن کی توثیق یا برکت کے لیے کسی “تقریب” کا ذکر نہیں ملتا۔ نہ یہ تعلیم دی گئی کہ کوئی رسم یا بیرونی عمل بندھن کے خدا کے سامنے معتبر ہونے کے لیے ضروری ہے (پیدائش ۲۱:۲۹-۲۸؛ قضاة ۱۰:۱۴-۲۰؛ ۱۸:۲؛ یوحنا ۱:۲-۱۱)۔ بندھن کی تصدیق اُس وقت ہوتی ہے جب ایک کنواری عورت اپنے پہلے مرد کے ساتھ باہمی رضامندی سے قربت کرتی ہے (یعنی تکمیل/Consummation)۔ یہ تصور کہ خدا صرف اسی وقت جوڑے کو متحد کرتا ہے جب وہ کسی مذہبی پیشوا یا مجسٹریٹ کے روبرو کھڑے ہوں، صحیفوں کی تائید سے خالی ہے۔

PDF: بائبل میں درج تمام شادیوں کا PDF ڈاؤن لوڈ کریں۔

## زنا اور شریعتِ خدا

ابتدا سے خدا نے زنا سے منع کیا — یعنی عورت کا ایک سے زیادہ مردوں کے ساتھ تعلق رکھنا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے ایک عورت کی روح ایک وقت میں فقط ایک مرد کے ساتھ جڑ سکتی ہے۔ عورت اپنی زندگی میں کتنے ہی مردوں کے ساتھ بندھن میں آئے، اس پر کوئی حد مقرر نہیں؛ مگر ہر نیا تعلق صرف اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب پچھلا تعلق موت سے ختم ہو چکا ہو، کیونکہ تب ہی مرد کی روح اُس خدا کے پاس لوٹتی ہے جس سے وہ آئی تھی (واعظ ۷:۱۲)۔ دوسرے لفظوں میں، دوسرے مرد سے بندھن کے لیے اسے بیوہ ہونا چاہیے۔ یہ حقیقت صحیفوں میں آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے: جب بادشاہ داؤد نے نابال کی موت کی خبر سنی تو تب ہی ابیجیل کو بلایا (اؤل سموئیل ۳۹:۲۵-۴۰)؛ بوعز نے روتھ کو اسی لیے بیوی بنایا کہ وہ جانتا تھا اُس کا خاوند محلون مر چکا تھا (روتھ ۱۳:۴)؛ اور جب یہوداہ نے اپنے دوسرے بیٹے اونان کو کہا کہ تمار سے نکاح کرے تاکہ اپنے مرے ہوئے بھائی کے نام پر نسل قائم کرے (پیدائش ۸:۳۸)۔ مزید دیکھیے: متی ۵:۳۲؛ رومیوں ۷:۳۔

## مرد اور عورت: زنا میں فرق

صحیفوں میں واضح طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ “عورت کے خلاف زنا” جیسی کوئی چیز نہیں، بلکہ زنا مرد کے خلاف ہوتا ہے۔ بہت سی کلیسیائیں یہ تعلیم دیتی ہیں کہ اگر ایک مرد کسی عورت سے جدا ہو کر ایک اور کنواری یا بیوہ سے شادی کرے تو وہ اپنی سابقہ بیوی کے خلاف زنا کرتا ہے؛ مگر بائبل اس کی تائید نہیں کرتی — یہ فقط سماجی رواج ہیں۔

پڑھیں: مرقس ۱۱:۱۰-۱۲ اور زنا میں جھوٹی مساوات۔

اس کی دلیل خدا کے بہت سے خادموں کی مثالوں میں ملتی ہے جنہوں نے کنواریوں اور بیوگان سے متعدد شادیاں کیں اور خدا نے اُن پر نکیر نہ کی — جن میں یعقوب بھی شامل ہے جس کی چار بیویاں تھیں اور اُنہی سے بنی اسرائیل کی بارہ قبایل اور خود مسیح آئے۔ کبھی یہ نہیں کہا گیا کہ یعقوب نے ہر نئی بیوی کے ساتھ ”زنا“ کیا۔

ایک اور معروف مثال داؤد کا زنا ہے۔ ناتن نبی نے یہ نہیں کہا کہ بادشاہ نے کسی عورت کے خلاف زنا کیا جب اُس نے بت شبع کے ساتھ تعلق رکھا (دوم سموئیل ۹:۱۲)، بلکہ یہ کہ اس نے اُس کے شوہر اوریہ کے خلاف زنا کیا۔ یاد رہے کہ داؤد پہلے ہی میکمل، ایجیل اور اخینوعم سے شادی کر چکا تھا (اؤل سموئیل ۴۲:۲۵)۔ یعنی زنا ہمیشہ مرد کے خلاف گناہ کہلاتا ہے، عورت کے خلاف نہیں۔

بعض پیشوا کہتے ہیں کہ خدا ہر بات میں مرد و زن کو یکساں ٹھہراتا ہے، مگر یہ اُن چار ہزار برس کے بائبل ریکارڈ سے مطابقت نہیں رکھتا۔ بائبل میں کوئی ایک مثال بھی ایسی نہیں جہاں خدا نے کسی مرد کو اپنی بیوی کے خلاف ”زنا“ کرنے پر ملامت کی ہو۔

پڑھیں: [آج سے سو سے زائد ازدواج کی اجازت کیوں نہیں دیتے۔](#)

اس کا یہ مطلب نہیں کہ مرد زنا نہیں کرتا، بلکہ یہ کہ **خدا مرد اور عورت کے زنا کو مختلف طور پر سمجھتا ہے۔** بائبل سزا دونوں کے لیے ایک تھی (لاویوں ۱۰:۲۰؛ استثنا ۲۲:۲۲-۲۴)، مگر ”مرد کی کنواری“ اور شادی کے درمیان کوئی ربط نہیں۔ فیصلہ عورت کرتی ہے، مرد نہیں۔ بائبل کے مطابق، **مرد اُس وقت زنا کرتا ہے جب وہ ایسی عورت سے تعلق رکھتا ہے جو نہ کنواری ہو اور نہ بیوہ۔** مثال کے طور پر، اگر 25 سالہ کنواریا مرد ایک 23 سالہ لڑکی سے ہم بستر ہو جو پہلے کسی اور مرد کے ساتھ رہ چکی ہے، تو وہ زنا کرتا ہے — کیونکہ خدا کے نزدیک وہ لڑکی اُس دوسرے مرد کی بیوی ہے (متی ۵:۳۲؛ رومیوں ۷:۳؛ گنتی ۱۲:۵)۔

## لیوریٹ شادی اور نسل کی حفاظت

یہ اصول — کہ عورت نئے مرد کے ساتھ فقط پہلے مرد کی موت کے بعد بندھن قائم کر سکتی ہے — خدا کے دیے ہوئے ”لیوریٹ نکاح“ کے قانون سے بھی ثابت ہے، جس کا مقصد خاندانی میراث کی حفاظت تھا: ”اگر بھائی اکٹھے رہتے ہوں اور اُن میں سے ایک بے اولاد مر جائے تو اس کی بیوہ خاندان سے باہر کسی اجنبی سے نکاح نہ کرے؛ اُس کا دیور اُس کے پاس جائے، اُسے بیوی بنا لے اور دیور کا فرض ادا کرے۔۔۔“ (استثنا ۵:۲۵-۱۰؛ نیز دیکھیے: پیدائش ۸:۳۸؛ روتھ ۱:۱۲-۱۳؛ متی ۲۲:۲۴)۔ توجہ رہے کہ یہ قانون اُس وقت بھی پورا ہونا تھا اگر دیور کے پاس پہلے ہی ایک اور بیوی موجود ہو۔ بوعز کے معاملے میں تو اُس نے پہلے روتھ کو ایک اور زیادہ قرابت رکھنے والے شخص کو پیش کیا، مگر اُس نے انکار کر دیا کیونکہ وہ ایک اور بیوی لے کر اپنی میراث بانٹنا نہیں چاہتا تھا: ”جس دن تو نعومی کے ہاتھ سے کھیت خریدے گا اسی دن تو روتھ موآبیہ کو بھی حاصل کرے گا جو مرنے والے کی بیوی تھی تاکہ مرنے والے کے نام کو اُس کی میراث پر قائم رکھے“ (روتھ ۵:۴)۔

## شادی کا بائبلی نقطہ نظر

جیسا کہ صحیفوں میں پیش کیا گیا ہے، شادی کا بائبلی تصور صاف اور موجودہ انسانی روایات سے مختلف ہے۔ خدا نے شادی کو ایک روحانی بندھن ٹھہرایا جو ایک مرد اور کسی کنواری یا بیوہ کے درمیان تکمیلِ نکاح سے مہر بند ہوتا ہے — اور اس کے لیے کسی تقریب، مَجَرّی یا بیرونی رسم کی ضرورت نہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ بائبل شادیوں کا حصہ کے طور پر تقریبات کو منع کرتی ہے، بلکہ یہ واضح ہونا چاہیے کہ نہ وہ لازمی ہیں اور نہ ہی اس بات کی تصدیق کہ خدا کی شریعت کے مطابق روحوں کا اتحاد واقع ہو چکا ہے۔

خدا کی نظر میں اتحاد اسی لمحے معتبر ہوتا ہے جب باہمی رضامندی سے قربت ہوتی ہے — اور یہ اسی الہی ترتیب کی عکاسی ہے کہ عورت ایک وقت میں فقط ایک ہی مرد کے ساتھ جڑی ہوتی ہے، یہاں تک کہ موت اُس بندھن کو توڑ دے۔ بائبل میں شادی کی ضیافتوں میں تقریبات کی عدم موجودگی اس امر پر زور دیتی ہے کہ اصل توجہ اُس داخلی عہد پر اور نسل کے تسلسل کے الہی مقصد پر ہے، نہ کہ انسانی رسومات پر۔

## نتیجہ

ان تمام بائبلی بیانات اور اصولوں کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ شادی کی خدا کی تعریف انسانی روایات یا قانونی کارروائیوں میں نہیں بلکہ اُس کے اپنے ڈیزائن میں مضمّن ہے۔ خالق نے ابتدا ہی سے معیار مقرر کر دیا: خدا کی نظر میں شادی اُس وقت مہر بند ہوتی ہے جب ایک مرد باہمی رضامندی سے اُس عورت کے ساتھ قربت کرے جو نکاح کی اہل ہو — یعنی کنواری یا بیوہ ہو۔ شہری یا مذہبی تقریبات عوامی اعلان کی حیثیت رکھ سکتی ہیں، مگر اس بات کے فیصلہ کن معیار نہیں کہ خدا کے سامنے بندھن معتبر ہے یا نہیں۔ اصل اہمیت اُس کے حکم کی اطاعت، ازدواجی بندھن کی حرمت کا احترام، اور اُس کے احکام کی وفادارانہ پیروی کو ہے — جو ثقافتی تبدیلیوں یا انسانی آرا کے باوجود غیر متغیر رہتے ہیں۔